فالج کی مخصوص حالتیں ہوسکتی ہیں، یا پھر شدت تکلیف سے مسلسل کراہ رہا ہو اور ایڑیاں رگڑ رہا ہو۔ ایسے میں کسی مناسب تدبیر کے ذریعے یا پھر اس کے علاج معالجے کو روک کر اسے موت کی آغوش میں پہنچانا قتل بہ جذبۂ رحم کہلاتا ہے جسے علمِ طب کی اصطلاح میں Euthanasia کہا جاتا ہے یا پھر انگریزی میں Mercy Killing سے بھی تعبیر کیا جاتا ہے۔ قتل بہ جذبۂ رحم کی عموماً تین قسمیں بیان کی گئی ہیں: ۱- رضا کارانہ ۲- غیر رضا کارانہ ۳- نادانستہ۔ اسی طرح قتل بہ جذبۂ رحم کے لیے مختلف طریقے بھی اختیار کیے جاتے ہیں۔

ڈاکٹر مفتی محمد شمیم اختر قاسمی نے مذکورہ موضوع کا واقعی حق ادا کر دیا ہے۔ زیرنظر کتاب پانچ ابواب پر مشتمل ہے۔ قتل بہ جذبۂ رحم کے ساتھ ساتھ باب سوم میں خودکشی کا تصور اور اسلام میں اس کا حکم، اور باب چہارم میں مریض، معالج اور اقربا کے حقوق و ذمہ داریاں بھی بیان کی گئی ہیں۔ آخر میں اسلام کا شرعی نقطۂ نظر پیش کیا ہے کہ مریض کی موت کے لیے ایسا اقدام حرام ہے، نیز اس ضمن میں علما کی آرا اور فقہی اداروں کا موقف اور ضمنی مباحث بھی پیش کیے گئے ہیں۔ غرض یہ کتاب اپنے موضوع کا بخوبی احاطہ کرتی ہے۔ (حافظ ساجد انور)

تذکارِ بگویہ (جلد سوم)، صاحب زادہ ڈاکٹر انوار احمد بگوی۔ ناشر: مجلس مرکزیہ حزب الانصار، جامع مسجد بگویہ بھیرہ، ضلع سرگودھا۔ فون: ۶۶۹۰۸۴۷-۰۴۸۔ صفحات: ۸۸۰۔ قیمت: درج نہیں۔

تذکارِ بگویہ کی جلد اوّل و دوم پر ترجمان (نومبر ۲۰۱۱ء) میں تبصرہ شائع ہو چکا ہے۔ اب جلد سوم (خطوط، حالات اور خدمات ۱۸۸۳ء-۲۰۱۰ء) منظرعام پر آئی ہے۔

بھیرہ کے خانوادۂ بگوی کے علما اور اکابر کی علمی، دینی، سیاسی اور تحقیقی خدمات کا دائرہ وسیع ہے۔ ۱۰۰ سال پہلے برپا ہونے والی تحریکوں (خلافت اور ترکِ موالات) میں ضلع سرگودھا کے علما کے کردار اور جدوجہد کو مصنف نے تفصیل سے پیش کیا ہے۔ خواجہ ضیاء الدین سیالوی نے گھر میں مستورات کا تیار کردہ دیسی کھدّر کا لباس پہنا اور اسے رواج دیا۔ مریدوں کو تلقین کی کہ سرکاری ملازمت ترک کر دیں۔ مولانا ظہور احمد بگوی نے ڈیڑھ سال تک سی کلاس میں قیدِ بامشقت کاٹی۔

ماہ نامہ شمس الاسلام، بھیرہ کے حوالے سے بھی کتاب میں مختلف النوع لوازمہ یک جا کیا گیا ہے۔ زیرنظر جلد میں سیکڑوں خطوط بھی شامل ہیں، جن پر حواشی وتعلیقات کے ساتھ

مکتوب نگاروں کے مختصر حالات اور تحریکِ خلافت اور تحریکِ ترکِ موالات کے جاں نثاروں کا ذکر بھی کیا گیا ہے۔ خطوط میں ایک پورے عہد کی تاریخ موجود ہے۔ ان سے علما کی ذہنی قابلیت، بعض کا ادب اور شاعری سے لگاؤ، اُمورِ شریعت میں ان کا تفقہ، ان کی دینی غیرت اور آزادی کی تحریکوں میں ان کی دل چسپی ظاہر ہوتی ہے، اور یہ بھی اندازہ ہوتا ہے کہ عقیدے کے لحاظ سے مختلف مکاتبِ فکر کے علما بیش تر معاملات میں یک سو تھے اور ان میں رواداری اور برداشت زیادہ تھی۔ تاریخ، سیاسیات، اور اسلامیات کے طالب علموں کے لیے اس کتاب میں بہت قیمتی لوازمہ موجود ہے۔ خطوں کی تعداد ۶۸۰ اور سکین شدہ (scanned) خطوں اور دستاویزات کی تعداد ۳۰۰ کے لگ بھگ ہے۔ مؤلف نے کمالِ محنت اور تحقیق سے لوازمہ جمع کر کے مرتب کیا ہے۔ قلمی رجسٹروں اور دستاویزات سے بھی مدد لی گئی ہے۔ سکین شدہ دستاویزات کی موضوع وار فہرست اور آخر میں ان کے عکس شامل کر دیے ہیں۔ اس سے قارئین اور تحقیق کاروں کے لیے استفادہ آسان ہو گیا ہے۔ (رفیع الدین ہاشمی)

ارمغانِ رفیع الدین ہاشمی، مرتب: ڈاکٹر خالد ندیم۔ ناشر: الفتح پبلی کیشنز، ۳۹۲-اے، گلی نمبر۵-اے، لین نمبر۵، گل ریز ہاؤسنگ اسکیم-۲، راولپنڈی۔ فون: ۰۳۰۰-۵۱۹۲۵۴۳۔ صفحات: ۵۲۶۔ قیمت: ۸۰۰ روپے۔

ادبی دنیا میں گراں قدر خدمات انجام دینے والے اساتذہ کی خدمات اور عظمت کے اعتراف میں ارمغان پیش کرنے کی روایت دیگر زبانوں کی طرح اُردو میں بھی موجود ہے۔ ڈاکٹر سیّد عبداللہ نے ۱۹۵۵ء میں اپنے استاد ڈاکٹر مولوی محمد شفیع کی خدمت میں مجموعۂ مقالات پیش کیا۔ اُس وقت سے اب تک اُردو میں تقریباً دو درجن ارمغان پیش کیے جا چکے ہیں مگر ان میں سے زیادہ تر بھارت میں پیش کیے گئے ہیں۔ ارمغان عموماً کسی ادارے یا مجلس کی طرف سے تیار کیا جاتا ہے۔ زیرنظر ارمغان ڈاکٹر ہاشمی کو ۲۰ نام وَر اساتذہ اور علما (اسکالرز) پر مشتمل ایک 'مجلس سپاس' نے پیش کیا ہے جس کے سربراہ سرگودھا یونی ورسٹی کے وائس چانسلر ڈاکٹر محمد اکرم چودھری ہیں۔ ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی کی بنیادی شناخت ایک معلم اور محقق کی ہے۔

زیرنظر ارمغان چھے حصوں پر مشتمل ہے: پہلا حصّہ اقبال و اقبالیات پر ممتاز دانش وروں کے مقالات پر مشتمل ہے۔ دوسرے، تیسرے اور چوتھے حصّے میں ملکی و غیرملکی ممتاز محققین کے تحقیقی مضامین